Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — بروز ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ھش ، ۵ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کمزوری ابھی باقی ہے۔

احباب کرام حضرت بیگم صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔

ربوہ ۔ ۴ تبلیغ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

میرے خالہ زاد بھائی حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی جو ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح موعودؑ میں سے ہیں۔ عرصہ سے بلڈ پریشر اور دل کی بیماری سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حاجی محمد فاضل ۔ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا بھجوانا بہت ضروری ہے ۔ کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصاراللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہوسکتا۔ جن مجالس نے ابھی تک ماہ فتح / دسمبر ۱۳۵۰ ہش/۱۹۷۱ء کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ بماہ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوائیں اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ماہ بماہ رپورٹ مرکز میں پہنچتی رہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوح کو تحلیل کرنیوالے غموں سے ہم صرف ایمان ہی کی برکت سے نجات پاسکتے ہیں

ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ سو اُٹھو! اور ایمان کو ڈھونڈو!

"اُٹھو اور ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سُود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے۔ اور ایمان سے صرف آخری نجات نہیں بلکہ ایمان دُنیا کے عذابوں اور لعنتوں سے بھی چھڑا دیتا ہے اور رُوح کے تحلیل کرنے والے غموں سے ہم ایمان ہی کی برکت سے نجات پاتے ہیں۔ وہ چیز ایمان ہی ہے جس سے مومن کامل سخت گھبراہٹ اور قلق اور کرب اور غموں کے طوفان کے وقت اور اسوقت کہ جب ناکامی کے چاروں طرف آثار ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسباب عادیہ کے تمام دروازے مقفّل اور مسدود نظر آتے ہیں مطمئن اور خوش ہوتا ہے۔ ایمان کامل کے سارے استبعاد جاتے رہتے ہیں اور ایمان کو کوئی چیز ایسا نقصان نہیں پہنچاتی جیساکہ استبعاد۔ اور کوئی ایسی دولت نہیں جیساکہ ایمان۔ دُنیا میں ہر یک ماتم زدہ ہے مگر ایماندار۔ دُنیا میں ہر یک سوزش اور حرقت اور جلن میں گرفتار ہے مگر مومن۔ اے ایمان کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں۔ کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں۔ سُبحان اللہ کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں۔ کیا ہی خوش نُور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریّا تک نہیں پہنچ سکتا مگر وُہی جس میں تیری کششیں ہیں۔ خدا تعالےٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تو آوے اور فلسفہ جاوے۔ وَ لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۳)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا :۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور آپ کا فرمودہ درثمین میں مندرجہ آمین میں یہ چھوٹا سا مصرع بڑا ہی پیارا ہے ؎

"گھر سے تو کچھ نہ لائے"

پس یہ ایک حقیقت ہے کسی بات پر ناز کیا؟ اور قربانی کیا؟ اور ایثار کیسا؟ اور تم پیش کیا کر رہے ہو۔ یہ تو اُس کا احسان ہے کہ وہ کہتا ہے۔ اے میرے بندے مَیں نے جو تمہیں جو مال دیا تھا وُہ تو اَب میرے سامنے اخلاص اور پیار سے اور میری محبت میں میرے حضور پیش کر رہا ہے۔ مَیں اس کو اس طرح قبول کر لیتا ہوں جس طرح واقعی یہ تیرا ہے۔ یہ تو اُس کا احسان ہے۔"

خوش قسمت ہیں وہ مخلصین جماعت جو اپنے پیارے اور محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کیلئے کوشاں ہیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قول و فعل کا محاسبہ اور اس کی اہمیّت

یہ ایک بہت ہی تلخ اور تکلیف دہ حقیقت ہے کہ فی زمانہ دنیا بھر میں مسلمان بالعموم انتہائی نامساعد حالات سے دوچار ہیں۔ حالات کی اس نامساعدت نے قدرتی طور پر ان میں ایک گوناں بے چینی اور گھبراہٹ کی سی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ وہ حیران ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں سے اپنی تائید و نصرت، فتحمندی اور غلبہ کے جو وعدے کئے ہیں ان کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کو منکرین حق اور کفار کے بالمقابل ہزیمت پر ہزیمت کیوں اُٹھانا پڑ رہی ہے اور اکثر و بیشتر وہ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر بے بسی کا کیوں شکار ہوتے جا رہے ہیں۔

چنانچہ گاہے گاہے اخبارات میں ایسے تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں جن سے بجا طور پر مسلمانوں میں پائی جانے والی پریشانی اور گھبراہٹ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہفت روزہ "ایشیا" لاہور کے تازہ شمارہ (بابت ۳۰ جنوری ۱۹۷۲ء) میں "یہ تازیانۂ عبرت ہے" کے زیر عنوان ایک صاحب (جن کی اسلام کے لئے دردمندی قابل ستائش ہے) کا خط شائع ہوا ہے۔ اس خط میں انہوں نے سورۃ الفتح کی آیت ۲۳ کا ترجمہ درج کر کے اس امر پر گہرے غم و الم کا اظہار کیا ہے کہ فتح و نصرت کے خدائی وعدوں کے برعکس اس زمانہ میں مسلمانوں کو یہود اور ہنود دونوں کے بالمقابل ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس آیہ کریمہ کا حوالہ دیتے ہوئے وہ صاحب درد انگیز پیرائے میں رقمطراز ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں معرکۂ حق و باطل کے بارہ میں یہ فیصلہ فرما دیا تھا کہ — اگر منکرین حق تم سے جنگ کرتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور پھر وہ اتنے بے بس ہوتے کہ انہیں کوئی حامی و مددگار نہ ملتا (الفتح) — لیکن کیا وجہ ہے کہ ۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں منکرین حق یہود نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور حالیہ پاک و ہند جنگ میں منکرین حق ہنود نے بیت المکرم پر اپنا جھنڈا لہرا دیا۔ میدانِ جنگ سے نہ یہود بھاگے نہ ہنود بھاگے بلکہ اس کے برعکس انہوں نے اسلام کے نام لیواؤں کو پسپا ہونے اور ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔"

جہاں تک فی زمانہ مسلمانوں کے لئے حالات کی نامساعدت اور وقتی طور پر منکرین حق کے بالمقابل ان کی پسپائی اور ہزیمت کا تعلق ہے قرآن مجید ہی کی روشنی میں یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ آج مسلمان جن نامساعد اور انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں ان کی حیثیت اتفاقی حادثات کی نہیں ہے بلکہ زمین پر اُس وقت تک کچھ نہیں ہوتا جب تک اُس کا فیصلہ آسمان پر نہ ہو جائے۔ ایک پتّہ بھی بجز امرِ الٰہی کے گر نہیں سکتا اور بجز اُس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفاء دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات (جو اُس کے کُن کا ایک کرشمہ ہے) کے ذرّہ ذرّہ پر اپنی حاکمیت کو ذہن نشین کرانے کے لئے قرآن مجید میں ایک خاص اسلوب اختیار کیا ہے۔ پہلے وہ استفہامیہ انداز میں فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ (سورۃ یونس آیت ۳۲)

یعنی کون تدبیر کرتا اور اس تمام امر کا انتظام کرتا ہے۔

پھر ایک اور مقام پر خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ...... (سورۃ السجدہ آیات ۵، ۶)

یعنی اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اُس سب (مراد ساری کائنات) کو چھ وقتوں میں پیدا کیا۔ اس کے بعد وہ عرشِ حکومت پر مضبوطی سے قائم ہو گیا۔ تمہارا اُس (خدا) کے سوا نہ کوئی حقیقی دوست ہے نہ سفارشی۔ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہ آسمان سے زمین تک اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرتا ہے۔

جب خود اُس کی اپنی پیدا کردہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور درخت کا ایک پتّہ بھی اُس کے حکم کے بغیر گر نہیں سکتا تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آج رُوئے زمین پر خیر امت کے افراد کا نامساعد حالات اور منکرین حق کے بالمقابل پسپائی اور ہزیمت سے دوچار ہونا محض کسی اتفاقی حادثہ یا حادثات کا نتیجہ ہو۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے اور جس قسم کے ناموافق حالات منصّۂ شہود پر آ رہے ہیں یہ سب خدائے قادر مطلق کے ارادے اور اذن سے ہی ہو رہا ہے۔ پھر یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ اُس کی کوئی مشیّت بھی علّت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتی اور نہ وہ کبھی وعدہ خلافی کرتا ہے۔ اندریں صورت اگر حالات نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کا ساتھ نہیں دے رہے بلکہ دن بدن مخالف صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فی الوقت خدا کی یہی مشیّت ہے۔

یہ مشیّت کیوں ہے؟ سو خود اُس کی اپنی سُنّت کے مطابق اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔

ایک یہ کہ اِس زمانہ میں مسلمان خدا سے غافل ہونے کے باعث اِس قابل نہیں رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ سرِدست اُن کے حق میں تائید و نصرت نیز فتحمندی اور غلبہ کے وعدے کو ضرور پُورا کرے۔

دوسرے یہ کہ وہ تو اپنی جگہ رُو بخدا ہیں اور احکامِ الٰہی کے پابند لیکن خدا تعالیٰ اُنہیں آزمانا چاہتا ہے کہ وہ اُس کی راہ میں ثابت قدم ہیں یا نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی رُو سے مومنوں پر دو وجوہات کی بناء پر ابتلاء آتے ہیں۔ ایک غفلت اور رُوگردانی کی وجہ سے سزا کے رنگ میں، دوسرے ثابت قدمی کی آزمائش اور امتحان کے رنگ میں۔ جہاں تک موجودہ زمانہ میں مسلمانوں پر آنے والے ابتلاؤں کا تعلق ہے مسلمان ممالک کے زعماء اور وہاں کے اخبارات اکثر و بیشتر یہی کہہ اور لکھ رہے ہیں کہ اِن ابتلاؤں کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے رُوگردانی اختیار کر لی ہے اور ہم حقیقی معنوں کی رُو سے مسلمان نہیں رہے ہیں۔ ہماری زبان کچھ ہے اور ہمارا عمل کچھ اور۔

اِن حالات میں موجودہ وقت اِس امر کا متقاضی ہے کہ خیرِ اُمّت کے افراد اللہ تعالیٰ کے مشروط وعدے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ کی روشنی میں اپنے ایمان اور اپنے عمل و کردار کا محاسبہ کریں اور پھر اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ خدا تعالیٰ کی اکمل ترین شریعت کے حامل ہوتے ہُوئے بھی قول و فعل کے تضاد میں وہ کیوں مبتلا ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے جو مدبّر الامر ہے انہیں اِس تضاد اور اس کے انجام سے بچانے کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔ ان سوالوں کے صحیح جواب پر ہی ان کا حقیقی مومن بننا اور وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے وعدہ کا اُن کے حق میں پُورا ہونا موقوف ہے۔ یہ وعدہ پورا ہو گا اور ضرور ہو گا اِس لئے کہ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔ البتہ اِس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ کی شرط کو پُورا کرنے کی فکر کریں اور اس میں اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

فلک نہ جن کو جگا سکا تھا وہ فتنے انسان نے جگائے

محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

لگی ہُوئی تھیں نگاہیں کب سے کوئی مسیحا فلک سے آئے
جو آ کے دُکھیوں کو پھر شفا دے، جو آ کے مُردوں کو پھر جِلائے

مرے گلستاں کو پھر لگا دی ہے آگ نمرود نے الٰہی
ابھی یہ پیہم لگا ہے خدشہ وُہ اور کیا کیا نہ گُل کھلائے

ہیں بحر میں اور برّ میں فتنے۔ ہوا میں فتنے، خلا میں فتنے
فلک نہ جن کو جگا سکا تھا وُہ فتنے انسان نے جگائے

عجب ہیں مادہ پرست یا ربّ کہ پیٹ سمجھے ہیں آدمی کو
خُدارا اِتنا کوئی بتائے یہ آدمی ہیں کہ چار پائے

خدا کی تنویرؔ ہو گی برپا تمام دُنیا میں پھر حکومت
مگر وُہی اِس میں ہو گا ساکن خُدا سے پہلے جو لَو لگائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب

غلبہ اسلام کی عظیم مہم کی کامیابی کے لئے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل رکھتے ہیں

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد۔ ایم اے)

(۳)

توکّل علی اللہ کے معجزانہ نتائج

آدمی یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ توکّل کے نتیجے کس طرح نکلتے ہیں۔ جب کسریٰ (ایران) نے مسلمانوں کی سرحدوں پر شرارتیں شروع کیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں جن لوگوں نے نفاق اور ارتداد کا فتنہ کھڑا کیا تھا ایران نے ان کو شہ دی اور اس طرح وہ ملوث ہوا اور پھر اس نے سرحدوں پر چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ پہلے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نفاق کے فتنے کو فرو کیا گیا اور پھر اس کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید کو حکم دیا گیا کہ تم اپنی سرحدوں کو مضبوط کرو اور ایرانیوں کو شکست دو۔ چنانچہ حضرت خالدؓ بن ولید نے قیصر روم کے مقابلے پر جانے سے پہلے جو آٹھ دس جنگیں ایران کی سرحدوں پر لڑی ہیں۔ ان میں سے ہر جنگ میں ایک نئے جرنیل کے ماتحت چالیس اور اسّی ہزار کے درمیان فوج حضرت خالدؓ بن ولید کے مقابلے پر آتی رہی ہے۔ گویا ہر جنگ میں نئی فوج اور نیا جرنیل اور تعداد ان کی چالیس اور اسّی ہزار کے درمیان اور حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس وہی فوج جس میں اٹھارہ ہزار مسلمان تھے اور ہر لڑائی میں وہی لڑتے رہے۔ حالانکہ ان کے مقابلے پر ہر لڑائی میں ایک نئی اور تازہ دم فوج آتی تھی۔

حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حالات لکھے۔ کسریٰ کی طاقت بتائی اس کے بڑے Resources (ریسورسز) یعنی ذرائع بتائے اور بتایا کہ ان کے جرنیل جو ہیں (جنہیں آج کی زبان میں کور کمانڈر کہنا چاہیئے) ہر جرنیل کے ماتحت چالیس ہزار کی فوج ہوتی ہے بہت سارے ایسے جرنیل تھے جو اپنے عہدے کے لحاظ سے اور عام دستور کے مطابق ایک لاکھ درہم کی ٹوپی پہنتے تھے۔ ایسے جرنیل کی یہ یونیفارم ہوتی تھی۔ یعنی اس پر اتنے ہیرے اور جواہرات لگے ہوتے تھے کہ اس ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی اور ایسے ایک لاکھ کی ٹوپی پہننے والے جرنیل بھی بہت سے مقابلے پر آ رہے تھے۔

بہرحال حضرت خالدؓ بن ولید نے حالات لکھے کہ بڑا امیر ملک ہے۔ اس کے پاس بڑی فوجیں ہیں اور ہر دفعہ نئی فوج مقابلے پر آتی ہے۔ اس لئے بھی کہ مسلمان پہلی فوج کا ایک دن کی جنگ میں کچومر نکال دیتے تھے اور یہ صرف اٹھارہ ہزار اور ساری جنگوں میں لڑتے رہے۔ اٹھارہ ہزار میں سے کم ہوتے جاتے تھے کیونکہ کچھ شہید ہو جاتے تھے اور کچھ زخمی ہو جاتے تھے اس لئے اٹھارہ ہزار بھی نہیں رہے ہر جنگ میں کم ہوتے گئے۔

حضرت ابوبکرؓ کا توکّل علی اللہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اللہ تعالیٰ پر توکل اور حضرت خالدؓ بن ولید پر یہ حسن ظن کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھنے والا ہے اور دنیا کے سہاروں کو نہیں دیکھتا۔ جب ان کا خط پہنچا کہ مجھے کمک بھیجو تو اس وقت آپ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے اور کئی بڑے بڑے صحابہ بھی وہاں موجود تھے آپ نے ایک آدمی کو بلا کر فرمایا خالدؓ بن ولید کو امداد اور کمک کی ضرورت ہے۔ تم ان کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی کی کمک بھیج دی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں ان حالات میں ایک آدمی کی کمک کیا ہوگی؟ اس پر انہوں نے بڑا حسین جواب دیا۔ آپ نے فرمایا جس فوج میں اس جیسا آدمی ہو وہ شکست نہیں کھایا کرتی۔ کس جیسا آدمی؟ سوال یہ ہے۔ مگر ان صحابہؓ کو یہ بات سمجھ آ گئی کیونکہ وہ سب اسی پانی کی مچھلیاں تھیں۔ لیکن آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ مجھے بتانا پڑے گا۔

انہوں نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ پر اتنا توکّل رکھتا ہو وہ دنیا کی طاقت سے شکست نہیں کھایا کرتا اور پھر انہوں نے (یعنی اس ایک آدمی نے جسے کمک کے طور پر بھجوایا گیا تھا) ان لڑائیوں میں صدق ابوبکرؓ کو ثابت کیا۔ میں اس وقت اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔

غرض اللہ تعالیٰ پر توکّل کا یہ عجیب حال ہے کہ اٹھارہ ہزار کی فوج نے کہ ایران جیسی بڑی سلطنت سے جنگ لڑی اور لڑتے چلے گئے اور ہر دفعہ ساٹھ ستر ہزار تازہ دم فوج نئے جرنیل کی ماتحتی میں مقابلے پر آ گئی۔ کبھی دوسرے دن کبھی چوتھے دن کبھی دسویں دن آگے پیچھے یہ لڑائیاں ہوتی رہی ہیں۔ یہ اٹھارہ ہزار تھے اور کم ہوتے جا رہے تھے۔ گو اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا تھا۔ شہید کم ہوتے تھے۔ اور زخمی بھی کم ہوتے تھے اور جو زخمی ہوتے تھے وہ بھی بڑی جلدی Recover (ری کور) کر جاتے تھے۔ یہ اپنی جگہ درست ہے اور خدا کا بڑا فضل ہے۔ لیکن یہ سب کچھ توکّل کا نتیجہ تھا۔ آخر وہ کون سی چیز تھی جس پر خالدؓ بن ولید کا بھروسہ تھا؟ یہ سوائے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے اور کوئی چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر حضرت خالدؓ بن ولید کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی طاقتوں پر بھروسہ نہیں تھا تو پھر دنیا یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ یہ دونوں پاگل تھے کیونکہ دنیا کی عقل کے لحاظ سے کوئی شخص اس طرح اتنی بڑی طاقت کے ساتھ جنگ نہیں کر سکتا۔ ان ساری جنگوں کا مجموعہ اگر آٹھ جنگیں اور ہر جنگ میں ۶۰ ہزار آدمی اوسطاً سمجھے جائیں تو چار لاکھ اسی ہزار کا مقابلہ دراصل ان اٹھارہ ہزار نے کیا ہے اور کامیاب مقابلہ کیا ہے اور کوئی پرواہ نہیں کی۔

حضرت خالدؓ کا توکّل

ایک موقع پر حضرت خالدؓ بن ولید نے ۱۸ ہزار میں سے ۴ ہزار فوج ایک مصلحت کے ماتحت نکال لی اور ساٹھ ہزار فوج کے مقابلے میں صرف دس، بارہ ہزار فوج رہنے دی۔ کسریٰ کی فوج کا جو جرنیل تھا وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا (پچھلی جنگوں کے شکست خوردہ کچھ افسر بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے اور جنہوں نے کہا تھا کہ ان کے اندازے کے مطابق خالدؓ بن ولید کے ساتھ اٹھارہ ہزار فوج ہے) جو شکست کھاتے ہیں وہ مبالغہ کیا ہی کرتے ہیں ہمارے پاس جو افسر آتے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ مسلمانوں کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے لیکن میری نظر تو اپنے سامنے صرف دس بارہ ہزار مسلمان دیکھ رہی ہے۔ ان کی رپورٹ بھی صحیح تھی اور اس کی عقل نے بھی درست اندازہ لگایا تھا۔ اس ۱۸ ہزار میں سے بھی چار ہزار کو نکال لیا۔ کیوں نکالا؟ کیسے جرأت کی؟ یہ خدا تعالیٰ پر توکّل کا نتیجہ تھا۔ ان کو یہ پتہ تھا کہ میرا ہر ساتھی اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھنے والا اور کسی دنیوی طاقت سے ڈرنے والا نہیں ہے اور ان کی چال یہ تھی کہ کچھ شہید تو ہوں گے کیونکہ ساٹھ ہزار کا وزن ہی فوج کو دھکیل کر رکھ دیتا ہے پیچھے ہٹیں گے اور لڑتے لڑتے خود کو پیچھے ہٹانا چاہتے تھے اور جب پیچھے ہٹیں گے تو ان میں سے ایک بھی واپس نہیں دوڑے گا۔ کسی کی پیٹھ پر زخم نہیں آئے گا چنانچہ جس وقت نصف میل کے قریب پیچھے ہٹ گئے تو پیچھے سے چار ہزار گھوڑ سوار فوج نے حملہ کر دیا اور کسریٰ کی فوج کے پرخچے اڑا دیئے۔ یہ دو گھنٹے کی لڑائی میں جو خطرہ مول لیا۔ دنیوی لحاظ سے تو بڑا خطرہ ہے۔ یہ کیوں مول لیا؟ اس لئے کہ حضرت خالدؓ اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھتے تھے۔ وہ یہ حسن ظن رکھتے تھے کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی میدانِ جنگ سے دوڑے گا نہیں۔

ہماری مساعی اور عظیم الشان نتائج

کیا میں بھی آپ میں سے ہر ایک پر یہ حسن ظن رکھوں کہ آج اسلام کی جنگ میں آپ پیٹھ نہیں دکھائیں گی اور دنیا کی لالچ اور دنیا کی زینت آپ کو خدا تعالیٰ سے دور نہیں لے جائے گی۔

اگر میں اس حسن ظن میں صداقت پر ہوں تو جو نتائج اس قوم کی حقیر کوششوں نے نکالے تھے آج کی دنیا بھی وہی نتائج اس حقیر قوم کی کوششوں کے دیکھے گی۔ ان شاء اللہ۔

پس آپ کسی اور کی طرف نگاہ نہ کریں۔ محض اللہ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس پر توکّل کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس پر ہم اسی کے فضل سے توکّل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ اپنے فضل اور رحمت اور اپنی قدرتوں کے نتیجہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر دل میں گاڑ نہیں دیتا اور ہر زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے نہیں گائے جاتے۔

اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ جیسا چاہتا ہے ہم ویسا بن جائیں اور وہ ہم پر جو فضل کرنا چاہے ہم اس کی نگاہ میں ان فضلوں کے حقدار اور سزاوار ٹھہریں۔ آمین

درخواست دعا:۔ گذشتہ دنوں میری ایک ہمشیرہ کی بچی جو دسویں جماعت میں پڑھتی تھی اچانک وفات پا گئی۔ اسی دن دوسری ہمشیرہ جو انگلستان سے اپنے اکلوتے بچے کے ساتھ پاکستان آئی تھی اس کا بچہ چند دن کی بیماری کے بعد وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہر دو صدمات نہایت جانکاہ ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

عبدالاکبر خان۔ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر اسلام آباد

مرتبہ: یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۷ صلح ۱۳۵۱ہش کو اسلام آباد تشریف لے گئے جہاں ۲۰ صلح تک مقیم رہے۔ اس سفر کی مختصر روداد قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مورخہ ۱۷ صلح ۱۳۵۱ہش (۱۷ جنوری ۱۹۷۲ء) کو صبح نو بجے اسلام آباد کے لئے بذریعہ موٹر کار براستہ شیخوپورہ گوجرانوالہ روانہ ہوئے۔

(ربوہ سے روانگی کے متعلق اس سے پہلے الفضل میں چھپ چکا ہے) جماعت احمدیہ شیخوپورہ کے بعض احباب اپنے امیر محترم جناب چوہدری محمد انور حسین صاحب کی قیادت میں شیخوپورہ شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ حضور گیارہ بجے کے قریب شیخوپورہ پہنچے پر محترم چوہدری صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے جہاں بہت سے احباب نے جن میں بعض غیراز جماعت معززین بھی شامل تھے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت تمام دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا اور قریباً ایک گھنٹہ تک اُن سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

یہاں سے روانہ ہو کر حضور نے تھوڑی دیر کے لئے جہلم کے قریب چپ بورڈ فیکٹری میں توقف فرمایا اور چائے پی۔ حضور شام چھ بجے اسلام آباد پہنچے اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی کوٹھی میں فروکش ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری پر مقامی جماعت کے بہت سے احباب نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے تمام دوستوں سے مصافحہ فرمایا اور پھر تھوڑی دیر تک اُن سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ فرمایا میری صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ فرمایا میں نے اپنی آنکھیں دکھانی ہیں۔ سی ایم ایچ کے ڈاکٹر نسیم آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو کل دس گیارہ بجے آنکھوں کے معائنہ سے فارغ ہو جاؤں۔ فرمایا پاکستان اس وقت جس المیہ سے دوچار ہے اگر انسان غور کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد سے اب تک کسی قوم سے اتنے بڑے پیمانے پر غداری نہیں ہوئی۔ اب جوں جوں وقت گذر رہا ہے اس سانحہ کے درد اور اس المیہ کی ٹیس میں شدت پیدا ہو رہی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ قوم اپنے ملک کی سالمیت کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار تھی۔ فرمایا یہ وقت بیان بازی کا نہیں بلکہ اس وقت ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنی صفوں کو درست کریں متحد و منظم ہو جائیں اور تعمیر نو کے کاموں میں حکومت کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

اگلے روز یعنی ۱۸ صلح کو حضور قریباً دن بھر احباب سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقاتیں فرماتے رہے ان میں بعض غیراز جماعت دوست بھی شامل تھے اس روز حضور ایدہ اللہ ماریشس کے ہائی کمشنر کے ہاں دوپہر کے کھانے پر مدعو تھے جہاں کئی ملکی اور غیر ملکی مسلم زعماء اور سفراء بھی موجود تھے حضور کے ساتھ اسلامی ممالک کے استحکام اور خوشحالی کے بارے میں تبادلہ خیال فرماتے رہے۔ اس موقع پر حضور نے بعض مسلم زعماء کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کے چند نسخے پیش کئے۔ جنہیں سب نے بڑی محبت اور تشکر کے ساتھ قبول کیا۔

یاد رہے یہ وہی قرآن ہے جو حال ہی میں حضور کی زیر ہدایت بڑے سائز پر نہایت اعلیٰ اور عمدہ طور پر طبع کروایا گیا ہے۔ جس کے ساتھ کئی صفحات کا انڈیکس بھی شامل ہے اور جس کی بڑی عمدہ اور دیدہ زیب جلد کروائی گئی ہے۔ حضور کی طرف سے کلام پاک کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی جس زبردست مہم کا آغاز ہوا ہے یہ اس کا ایک حصہ ہے۔ حضور کی یہ دلی خواہش بلکہ شدید تڑپ ہے کہ قرآن کریم ہر گھر میں بلکہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ میں پہنچ جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی حضور بنفس نفیس جو سعی فرما رہے ہیں وہ اوپر کے واقعہ سے ظاہر ہے

احباب نے کوٹھی پر مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کیں۔

اس کے بعد حضور قریباً نصف گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہے۔ فرمایا یہاں تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے بجلی کی رو بند نہیں ہوتی مگر ربوہ میں تو اکثر بند ہوتی ہے۔ گو چند گھنٹوں کے لئے بجلی آتی ہے مگر اس کے لئے بھی کوئی وقت مقرر نہیں حالانکہ یہ امر از بس ضروری ہے کہ بجلی کی رو کے بند ہونے اور دوبارہ آنے کے اوقات مقرر ہوں تاکہ روزمرہ کے معمولات کو ان اوقات کے مطابق ترتیب دیا جا سکے۔

حضور نے ملک میں رائج ہونے والی بعض اصلاحات کا خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا۔ اصلاحات بالخصوص منصوبہ بندی کی متقاضی ہیں اور منصوبہ بندی دراصل اعداد و شمار کے بغیر ہو نہیں سکتی۔ فرمایا وہی اصلاحات انجام کار مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہیں جن کی بنیاد صحیح اعداد و شمار پر ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا ہمارے ملک میں فنی اور سائنسی ذہنوں کی کمی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے اس قیمتی سرمایہ کا ضیاع نہ ہو۔ البتہ ان کی تعلیم و تربیت میں اس امر پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے کہ وہ فارغ التحصیل ہو کر ملک و ملت کی خدمت کو اولیت دیں گے خواہ انہیں کسی دور دراز دیہات ہی میں کیوں نہ لگایا جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں ایک امریکن عورت کا واقعہ بیان فرمایا جسے سل کا عارضہ ہو گیا تھا اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق اسے ایک ایسی جگہ بھجوا دیا گیا تھا جہاں ناخواندگی کا یہ عالم تھا کہ سارے علاقے میں صرف ایک آدمی پڑھا ہوا تھا وہ عورت پڑھی لکھی تھی اس نے بحالی صحت کے ساتھ ساتھ اس علاقے کے سربرآوردہ لوگوں کے مشورہ سے آبادی کے ایک حصے کو پڑھانا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی وہ اپنے طلباء کو یہ یاد کراتی رہی کہ وہ آگے چل کر اپنے اس علاقے کے ناخواندہ افراد کی پڑھائی اور بہتری کا انتظام کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے جو لڑکا زیادہ ہوشیار اور محنتی تھا اُسے یونیورسٹی اور پھر ڈاکٹری کی تعلیم دلوائی گئی۔ اُس نے اپنی اس معلمہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ایک لاکھ سالانہ ڈالر کی ملازمت کی پیشکش کو رد کر دیا اور اپنے گاؤں میں آ گیا اور لوگوں کے علاج معالجہ کے لئے اپنے آپ کو شب و روز کے لئے وقف کر دیا۔ فرمایا یہ وہ اصل راہ ہے جس پر چل کر اور یہ وہ اصل طریقہ ہے جس کو اپنا کر قوموں کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

مورخہ ۱۹ صلح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قبل از دوپہر مسجد احمدیہ اسلام آباد اور صدر انجمن احمدیہ کی زیر تعمیر عمارتوں کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ نے قریباً ایک گھنٹے تک ان ہر دو عمارتوں کے کام کی رفتار اور معیار کا جائزہ لیا اور کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ رات کو کوٹھی پر ہی آپ نے اپنی آنکھوں کا معائنہ کروایا۔ ڈاکٹر نسیم صاحب اور ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے معائنہ کیا۔ اس موقع پر محترم کرنل ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب بھی موجود تھے

یوں تو گذشتہ کئی دنوں سے اسلام آباد کا مطلع قریباً روزانہ ابر آلود رہتا رہا مگر جس روز روانگی تھی یعنی ۲۰ صلح کو صبح سے بوندا باندی شروع ہو گئی۔ حضور مع قافلہ گیارہ بجے اسلام آباد سے روانہ ہوئے۔ مقامی جماعت نے کثیر تعداد میں اپنے امیر جماعت مکرم جناب چوہدری عبدالحق صاحب ورک کی معیت میں حضور کو الوداع کہنے کی سعادت حاصل کی۔ جہلم میں پہنچنے پر حضور نے تھوڑی دیر کے لئے چپ بورڈ فیکٹری میں قیام کے دوران دوپہر کا کھانا تناول فرمایا یہاں سے روانہ ہو کر سرائے عالمگیر کی نہر کی پٹڑی پر سے ہوتے ہوئے براستہ سرگودھا سات بجے رات حضور ایدہ اللہ مع قافلہ بخیر و عافیت ربوہ تشریف فرما ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا بھجوانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا جن مجالس نے ابھی تک ماہ فتح / دسمبر ۱۳۵۰ہش ۱۹۷۱ء کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہیں بھجوائی۔ ان سے درخواست ہے کہ براہ کرم فوری طور پر رپورٹ بھجوائیں اور آئندہ ایسا انتظام کریں کہ ماہ بماہ رپورٹ مرکز میں پہنچتی رہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

جن مجالس کے قائدین نے ابھی تک اپنے ہاں تجنید کا کام مکمل نہیں کیا ان کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد از جلد یہ کام مکمل کر کے مرکز میں مکمل فہرست تجنید ارسال فرمائیں۔ اور اگر ان کے پاس مطبوعہ فارم نہ ہوں تو مرکز سے فوری طور پر طلب فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا ۲

مسل نمبر ۲۰۵۹۷

میں عبد الستار بدر ولد بدر الدین صاحب ٹھیکیدار قوم عرب پیشہ آرہ مشین عمر ۳۵ سال۔ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زمین دس مرلہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے

(۲) مکانیت ۲ کمرے " ۳۰۰۰/- "

(۳) آرا مشین سکینڈ ہینڈ مالیتی ۲۰۰۰/- "

(۴) الیکٹرک موٹر ۱۰ ہارس پاور سوچ سٹارٹر پٹے پلیاں وغیرہ مالیتی ۲۱۰۰/۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبد الستار بدر۔ دار الصدر غربی الف ربوہ
گواہ شد: عبد السلام اختر ایم اے اکنامکس انفارمیشن ڈائرکٹر
گواہ شد: عبد الغفار احمد بدر ٹھیکیدار اسلام آباد

مسل نمبر ۲۰۵۹۸

میں خادم حسین ولد چوہدری سید محمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت ۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء ساکن سرگودہا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) ۲۷ ایکڑ زرعی زمین کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں یعنی ۹ ایکڑ کل قیمت ۴۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: خادم حسین وڑائچ وڑائچ برادرز ۵۲۔ گرین مارکیٹ سرگودہا۔
گواہ شد: محمد الدین انور۔ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودہا۔
گواہ شد: عبد الغفار خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۰۵۹۹

میں امۃ النور بنت میاں عبد الرحیم احمد صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے

الامۃ: امۃ النور بنت میاں عبد الرحیم احمد صاحب ربوہ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)
گواہ شد: عبد الرحیم احمد بقلم خود۔ وکیل الدیوان تحریک جدید
گواہ شد: غلام رسول بقلم خود محلہ دار البرکات مکان ۵/۲ ولد چوہدری شیر محمد صاحب ربوہ

مسل نمبر ۲۰۶۰۰

میں محمد اشرف عارف ولد محمد عامل بدر صاحب قوم کمہار پیشہ تعلیم عمر ۲۰ پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۶/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد اشرف عارف بقلم خود مکان ۱۵ بلاک ۹ استقلال آباد سرگودہا
گواہ شد: محمد الدین انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودہا۔
گواہ شد: عبد الغفار خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودہا

مسل نمبر ۲۰۶۰۲

میں اعجاز احمد ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن سرگودہا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: اعجاز احمد بقلم خود مکان نمبر ۲۵۰/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔
گواہ شد: محمد الدین انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودہا۔
گواہ شد: عبد الغفار خان موصی ۱۵۲۹۱ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودہا شہر

مسل نمبر ۲۰۶۰۳

میں عبد الحفیظ کھوکھر ولد عبد الرحیم صاحب کھوکھر۔ قوم کھوکھر پیشہ تبلیغ عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبد الحفیظ کھوکھر ولد عبد الرحیم صاحب کھوکھر دار الرحمت شرقی ب ربوہ معرفت عبد السلام صاحب۔ ہیڈ ماسٹر دار الرحمت شرقی ب ربوہ
گواہ شد: عبد المنان طاہر ابن عبد السلام صاحب۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت شرقی ب ربوہ
گواہ شد: عبد السلام ولد فضل کریم صاحب مالک ٹیلرز گولبازار ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۶۰۴

میں صفی اللہ امینی ولد محمود احمد صاحب امینی قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال ۲ ماہ پیدائشی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: صفی اللہ امینی مکان نمبر ۳۳۳ آبادی حاکم رائے بورڈنگ گلی گوجرانوالہ شہر
گواہ شد: محمد احمد امینی والد صفی اللہ امینی
گواہ شد: ڈاکٹر رشید احمد نیگوی وصیت نمبر ۱۰۶۰۰۔ شاہی چوک غلام محمد آباد لائلپور

اعلان نکاح

مکرم نصیر الدین بلال صاحب ابن میاں نذر محمد صاحب اندرون بھاٹی گیٹ لاہور کا نکاح مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت ملک مبارک احمد خان صاحب مرحوم لاہور سے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ نکاح بابرکت فرمائے۔

(سلیم احمد سنت نگر۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح طریق یہ ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور غیر معین طور پر بھی اسے یاد کیا جائے

درحقیقت اگر غور کیا جائے تو دونوں باتیں ضروری ہیں معین ذکر الٰہی بھی اور غیر معین بھی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ - ۳۳ دفعہ الحمد للّٰہ اور ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَر - کہہ لیا کرو۔ مگر اسلام نے یہ بھی کہا ہے کہ مومن کثرت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف ۳۳ یا ۳۴ دفعہ تسبیح و تحمید کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ بات بات پر وہ الحمد للہ، سُبحان اللہ یا اللہ اکبر کہتے رہتے ہیں۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو یہ دونوں باتیں ہی ضروری تھیں۔ کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں عشق میں ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اور کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اور کاموں میں مشغول رہے اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اور کاموں سے فارغ ہو جائے اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے۔ پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں اس لئے اسلام نے بعض جگہ تسبیح و تحمید کی ایک معین مقدار بھی مقرر کر دی اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ مومن صرف اس تعداد پر انحصار نہیں رکھتے بلکہ وہ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں اور ہر وقت ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ اس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں۔ اگر اسے یہی خیال آتا رہے کہ میں فلاں وقت میں ذکر کروں گا آگے پیچھے نہیں کروں گا تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلّی طور پر خدا تعالےٰ کی یاد میں صرف کرنے کے لئے تیار نہیں وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے تو وہ ذکر کرے حالانکہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالےٰ کو یاد رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ "دست درکار و دل بایار" یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں لیکن اس کا دل اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے جس طرح ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں کتنی دفعہ اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا کروں تو انہوں نے کہا "محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر" تو اصل ذکر وہی ہے جو ان گنت ہو مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور غیر معین طور پر بھی اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالےٰ کو یاد کیا جائے اور اس کے فضلوں اور احسانات کا بار بار ذکر کیا جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۰/۲ بروز جمعرات بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی: قد - ۵ فٹ ۶ انچ

چھاتی = ۳۲ - ۳۰ وزن ۱۱۳ پونڈ تعلیم - پانچ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک۔

(نظارت امور عامہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۳ فروری۔ آج صدر ذوالفقار علی بھٹو کی صدارت میں مرکزی کابینہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جو دو گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ ملک میں موجود تمام مرکزی وزراء کے علاوہ نائب صدر، گورنر پنجاب اور صدر کے مشیروں نے بھی کابینہ میں شرکت کی۔

کراچی ۳ فروری۔ گورنر سندھ ممتاز علی بھٹو نے حکومت سندھ کے مشیروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ مشیر اور ان کے محکمے یہ ہوں گے:-

میر رسول بخش تالپور	:	صحت، سماجی بہبود
عبد الوحید	:	تعلیم
قاسم پٹیل	:	صنعت
قائم علی شاہ	:	قانون
مسٹر ستار گبول	:	مواصلات و تعمیرات
مخدوم محمد امین	:	خوراک، زراعت
اعجاز علی تالپور	:	آب پاشی
محمد خان سومرو	:	منصوبہ بندی

گورنر نے بتایا کہ مشیروں کا تقرر عارضی ہے۔ صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر باقاعدہ کابینہ کی تشکیل کی جائے گی۔ گورنر نے بتایا کہ یہ مشیر عوام سے رابطہ قائم رکھیں گے اور حکومت کو عوام کی مشکلات سے آگاہ کرتے رہیں گے۔

اسلام آباد۔ ۳ فروری وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل نے بتایا کہ بھارت تیسری جنیوا کنونشن کی صریح خلاف ورزی کر رہا ہے۔ کنونشن میں یہ کہا گیا تھا کہ جنگ ختم ہوتے ہی جنگی قیدیوں کو ان کے ملک میں واپس بھیج دیا جائے۔ جس ملک نے جنگی قیدی بنا رکھے ہوں یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بلا تاخیر ان کی واپسی کا منصوبہ بنائے اور پھر اس پر عمل کرے مگر بھارت اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

ڈھاکہ ۳ فروری۔ آج شہر کے ان علاقوں میں جہاں بہاری مسلمان آباد ہیں۔ متعدد دھماکوں کی آوازیں آئیں معلوم ہوا ہے کہ نام نہاد مکتی باہنی کی بہاریوں سے جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ بہاریوں کی بستیوں کی طرف جانے والے سب راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ریڈ کراس کو بھی وہاں امدادی سامان پہنچانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ وہاں پر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے غیر ملکی نامہ نگاروں کو بھی وہاں جانے سے منع کر دیا گیا ہے

نئی دہلی ۳ فروری۔ ریڈیو آسٹریلیا کے نمائندہ نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت نے نام نہاد بنگلہ دیش میں اپنا قبضہ برقرار رکھنے کے لئے وہاں پر پچاس ہزار فوج رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بنگالیوں میں شدید ناراضگی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔

اسلام آباد ۳ فروری معلوم ہوا ہے کہ چین کا اعلیٰ سطح کا وفد جلد ہی پاکستان کا دورہ کرے گا جو پاکستان میں چین کی امداد کے استعمال کے بارے میں جائزہ لے گا اور دونوں ملکوں کے درمیان فنی اور اقتصادی تعلقات کو بڑھانے کے لئے امکانات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ مناسب اقدامات کرے گا۔ اس بات کا اظہار بیرونی قرضوں اور کنسورشیم کے صدارتی مشیر مسٹر ایم ایم احمد نے ایک انٹرویو کے دوران کیا انہوں نے بتایا کہ چین نے بڑے وسیع پیمانے پر پاکستان کو فنی امداد دینے کی پیشکش کی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے داماد عزیز شیخ محمد خورشید سلیم جو ملتان چھاؤنی کے ریلوے ڈی ایس کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ ہیں A.P.O کی ترقی کے لئے سلیکشن کا محکمانہ امتحان دیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ذرہ نوازی فرماتے ہوئے سلیکشن کے ٹیسٹ میں کامیاب فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ آمین

شیخ عبد الرحمٰن کپورتھلوی

صالحہ منزل ۴/۹ محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴